89704 ـ استخارہ كے بعد نكاح كيا ليكن اس نے طلاق دے دى

سوال

كچھ مدت قبل ميرے ليے ايك نوجوان كا رشتہ آيا ميں اور والدہ نے كئى بار استخارہ كيا اور ميرا عقد نكاح كر ديا گيا ليكن چھ ماہ بعد نامعلوم اسباب كى بنا پر اس كى جانب سے نكاح فسخ كر ديا گيا، وہ كہتا ہے كہ: وہ اپنے جذبات اور احساسات ميں گرمجوشى محسوس نہيں كرتا.
حالانكہ وہ مجھ سے بہت زيادہ محبت كرتا تھا، جس كى بنا پر ميں نوجوانوں كو ناپسند كرنے لگى ہوں جنہيں صرف اپنى زندگى اہم ہے كسى اور كى پرواہ نہيں، ميں اب دوبارہ رشتہ نہيں كرنا چاہتى، كيونكہ پہلى بار سب كچھ صحيح تھا اور پھر شادى بھى استخارہ كے بعد ہوئى تھى.
نوٹ: وہ نوجوان بنك ميں ملازمت كرتا ہے، تو كيا يہ ممكن ہے كہ ميں نے بنك ملازم كے ساتھ شادى پر رضامندى كا اظہار كيا تو اللہ نے مجھ يہ سزا دى ہو، ليكن ميں نے كئى بار استخارہ بھى كيا تھا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس معاملہ ميں ہم آپ كے احساسات كى قدر كرتے ہيں كہ آپ كو اس سے بہت تكليف اور تنگى ہوئى، ليكن ہو سكتا ہے اللہ كى جانب سے اس ميں آپ كے ليے خير و بھلائى ہو ان شاء اللہ جس كا ادراك آپ كو بعد ميں ہو جائے.

اور پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مومن كا معاملہ تو بہت عجيب ہے، اس كا سارا معاملہ ہى خير و بھلائى پر مشتمل ہے، اور يہ مومن كے علاوہ كسى دوسرے كو حاصل نہيں، اگر اسے خوشى حاصل ہوتى ہے تو وہ اللہ كا شكر بجا لاتا ہے تو يہ اس كے ليے بہتر ہے، اور اگر اسے كوئى تكليف ہو تو صبر كرے يہ اس كے ليے بہتر اور خير ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2999).

لہذا مومن عورت اللہ كى تقدير اور قضاء پر راضى رہتى ہے، اور يہ جانتى ہے كہ اس سے بھى زيادہ اس پر اللہ تعالى مہربان ہے، اور آزمائش اور تكليف تو مومن كا اجروثواب اور مقام و مرتبہ زيادہ كرتى ہے، ليكن شرط يہ ہے كہ اس پر

صبر کیا جائے اور اجروثواب کی نیت رکھی جائے.

دوم:

جس سے آپ کا رشتہ طے ہوا وہ نوجوان جب سودی بنك میں ملازم تھا تو آپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ اللہ نے اسے آپ سے دور کر دیا اور آپ اس کی زوجیت میں نہیں گئیں وگرنہ آپ اس کا حرام مال کھاتیں، اور استخارہ کا نتیجہ یہی ہے کہ اللہ نے آپ سے اسے دور کر دیا، کیونکہ استخارے کا نتیجہ کبھی تو فورا نکل آتا ہے اور اس معاملہ میں طرفین طے کر لیتے ہیں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کسی ایك کو یا دونوں کو ہی اس کام کے پورا کرنے سے دور کر دیتے اور وہ کام مکمل نہیں ہوتا، اس لیے آپ اللہ تعالی پر مکمل بھروسہ رکھیں کہ اس نے دونوں میں سے جو بہتر کام تھا آپ کے لیے اسے اختیار کیا اور عقد نکاح مکمل ہونے کے بعد طلاق ہونا اللہ کی جانب سے آزمائش تھی جو کہ مفید اور نافع و فائدہ مند ہے چاہے اس سے تکلیف و اذیت بھی ہوئی ہے.

بلاشك و شبہ آپ نے یہ رشتہ قبول کر کے غلطی کی کیونکہ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ دین و اخلاق والا رشتہ تلاش کرتیں، جو شخص سودی معاملات کرتا ہے چاہے کتابت ہو یا گواہی وغیرہ وہ عادل نہیں رہتا، اور اپنے آپ کو لعنت کا باعث اور اللہ کی رحمت سے دور کرنے کا باعث بنتا ہے، تو پھر ایك مومنہ عورت کیسے اسے خاوند اور اپنی اولاد کا باپ بنانے پر راضی ہو سکتی ہے.

لہذا آپ اللہ کی اس نعمت پر شکر ادا کریں اور اس سے سبق و عبرت حاصل کریں، کیونکہ انسان ایك بار محفوظ رہے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ ہر بار محفوظ رہے گا.

اس بندے کی حالت پر تعجب ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس پر اپنی رحمت و احسان کرتے ہوئے شر سے محفوظ رکھا، اور وہ بندہ اس شر کے دور ہو جانے پر اذیت و تکلیف محسوس کرتا پھرے!

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں:

" یقینا بندہ تجارت و غیرہ دوسرے کام کا عزم کرتا ہے حتی کہ وہ اس کے لیے آسان کر دیا جاتا ہے، چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے دیکھ کر فرشتوں سے فرماتا ہے: اسے اس سے دور کر دو، کیونکہ اگر اس کے لیے اسے آسان کر دیا گیا تو یہ اسے آگ میں لے جائیگا، تو اللہ سبحانہ و تعالی اسے اس سے دور لے کر دیتا ہے، اور وہ بندہ اس سے بدفالی لیتا ہوا کہنے لگتا ہے:

فلاں مجھ سے آگے نکل گیا، اور فلاں نے میرے توہین کی، حالانکہ یہ تو اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل و کرم تھا "

سوم:

رہا یہ کہ اب آپ کا اس کام سے دل گھبراتا ہے اور دوبارہ ایسا نہ کرنے کا عزم کر رہی ہو، اس سلسلہ میں بہتر یہی ہے کہ آپ اس سوچ کو چھوڑ دیں اور اس میں تبدیلی پیدا کریں ایك دفعہ اگر انسان ناکام ہو جائے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ وہ ہر بار ہی ناکام ہوگا.

بلکہ جو کچھ ہوا آپ اس سے تجربہ سیکھیں اور فائدہ حاصل کریں، تا کہ آئندہ جب آپ رشتہ اختیار کرنے لگیں تو اس میں بہتری پیدا ہو اور اس اختیار میں اساسی چیز دین و اخلاق ہونا چاہیے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کےایمان و تقوی کو اور زیادہ فرمائے، اور آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد نوازے.

واللہ اعلم .